"One Nation Under God"

ترجمہ: ڈاکٹر شبیر احمد بن عبدالرشید

امریکی منسٹر پادری جورائٹ "JOE WRIGHT" کی سینٹ سے خطاب کرتے ہوئے دعا

"اے ہمارے آسمانی باپ! آج ہم تیری بارگاہ میں معافی اور مغفرت طلب کرنے آئے ہیں اور تجھ سے صحیح سمت اور راہنمائی کی التجا کرتے ہیں۔"

ہم تیرے الفاظ جانتے ہیں "سخت تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو بدی کو اچھا کہتے ہیں۔" لیکن یہی حرکت ہے، بالکل یہی حرکت جو ہم نے کی ہے۔

ہاں! ہماری حکومت میں وہ لوگ ہیں جو برائی کو بھلائی کہہ کر ہمیں گمراہ کر چکے ہیں۔

ہمارا روحانی توازن بگڑ چکا ہے اور ہم نے سب اخلاقی قدروں کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔ اے آسمانی باپ! ہم ان جرائم کا اعتراف کرتے ہیں اور تجھ سے مدد کی درخواست کرتے ہیں کہ حالات بدل جائیں۔ ہم نے تیری کھری سچائی کا مذاق اڑایا ہے۔ تیرے کلام کو رسوا کیا ہے۔ ہم نے عیسائیت اور یہودیت کے گٹھ جوڑ کو اجتماعیت کا نام دے دیا ہے۔ ہم نے اس طرح برائی کو بھلائی اور بدی کو خوبی کہہ کر سچائی کے نام پر بٹہ لگایا ہے۔

ہم نے غریب کو لوٹا ہے اور اس کا نام لاٹری رکھ دیا ہے ہم نے آرام طلبی کو نوازا ہے اور اسے ویلفیئر کا نام دے دیا ہے

ہم نے اپنے ان بچوں کو قتل کیا ہے جو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور پھر اسے آزادی افکار کا نام دیا ہے اور ہم نے لاکھوں عراقی بچے ایسے قتل کئے ہیں جو پیدا ہو چکے تھے اور وہ جو پیدا نہیں ہوئے تھے۔ پھر ہماری سابق وزیر خارجہ البرائیٹ نے اس جرم کو نسل کشی کہنے کی بجائے "ضرورت" قرار دیا ہے۔

عراق میں جرائم کو جارج بش سینئر نے "خدا کا کام نمٹانا" کہا ہے۔

ہم اپنے دلوں میں خوب جانتے ہیں اے آسمانی باپ! کہ تجھے اپنے کام نمٹانے کے لیے کسی جاہل انسان کی ضرورت نہیں۔

ہم نے اسقاطِ حمل کی حمایت کرنے والوں کو صحیح کہا ہے اور اس جرم کو مناسب سمجھا ہے۔

ہم نے اپنے بچوں کو اچھی تربیت نہ دے کر انہیں نظر انداز کیا ہے اور پھر کہا ہے کہ اس طرح ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی نگاہ میں خوشنما لگنے لگتے ہیں

اے خداوند! ہم نے قوت کا بے دریغ اور غلط استعمال کیا اور پھر اسے سیاست کا نام دے دیا ہے۔

انسانیت کے خلاف جتنے جرائم ہیں ان میں ہم ملکوں سے تعصب برتتے آئے ہیں۔ جو بات ایک ملک میں بری ہے اسی حرکت کو ہم دوسرے ملک میں اچھا کہتے ہیں۔

فادر! ہم نے انسانیت کیخلاف خود اپنے کیئے ہوئے جرائم سے آنکھ بند کر رکھی ہے۔ ہماری نگاہیں دوسرے ملکوں کے مال واسباب پر لگی رہتی ہیں اور پھر ہم اسے قومی جذبے کا نام دیتے ہیں۔

ہم نے امریکی عوام ٹیکس دینے والے عوام، ہر مذہب کے عوام کو لوٹا ہے تاکہ کسی حقدار قوم کی زمین کو قتل، دھوکے، حرص و لالچ سے حاصل کرلیا جائے۔

ہماری حکومت نے نسل پرستی اور اسرائیل ظالمانہ حرکتوں میں امریکی عوام کا پیسہ شامل کر کے ہم سب کو تیری بارگاہ میں مجرم بنا رکھا ہے اور جب ہم یہ سب کچھ کرگزرتے ہیں تو ایک بار پھر خم ٹھونک کر بدی کو اچھا کہتے ہیں اور بار ہا ہم نے یہ کہا ہے کہ اے خدا! یہ سب تو نے کیا۔

ہم نے بے حیائی کے غبار سے فضا آلودہ کر رکھا ہے اور پھر ہم اسے آزادی کہتے ہیں۔ برائی کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو اینٹی فلاں' اینٹی فلاں کہہ کر ہم دبا دیتے ہیں۔

ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے محترم آباؤ اجداد کی کریمانہ اخلاقی اقدار کو پامال کیا ہے۔ جارج واشنگٹن نے ہمیں تنبیہہ کی تھی کہ کبھی دوسری حکومتوں کے معاملات میں دخل نہ دینا لیکن ہم نے یہی کیا ہے اور اسے نئی روشنی، نئے نظام کا نام دے دیا ہے۔

خداوند! اوہ! ہم میں تو اتنی بھی سکت نہیں رہی کہ ہم راستہ تلاش کر سکیں۔ اتنی طاقت بھی نہیں رہی کہ ہم خود کو ڈھونڈ سکیں۔ اے خداوند! تو ہمیں ڈھونڈ لے۔ ہمارے دلوں کو تو آج بھی جانتا ہے۔ تو ان کی تلاشی لے اور ہر گناہ سے ہمارے دلوں کو پاک کر دے۔ ہمیں ان گناہوں سے آزاد کر دے جو ہماری حکومت نے اپنی گندی پالیسیوں کے نام پر کیئے ہیں۔ ان ظالموں نے ہمیں مجرم بناڈالا ہے۔ انسانیت کے مجرم!

اے آسمانی باپ! تو راہ دکھا۔ کرم کران حضرات پر اور خواتین پر جنہیں تو نے آج میرا لیکچر سننے کے لیے بھیجا ہے۔

ہمیں وہ راستہ دکھادے جو تیری رضا کی طرف جاتا ہے اور ہمارے لیڈروں کو اتنی توفیق دے کہ وہ سیاسی ناانصافیوں، سفارشوں اور رشوتوں کو ٹھکرا سکیں۔

یہ کہتے ہیں کہ اسرائیل ہمارا دوست اور حمایتی ہے۔ مشرق وسطیٰ کی واحد جمہوریت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں زہر کا یہ جام بھی پلایا گیا ہے کہ تہذیبی اور تاریخی اعتبار سے ہم مسیحی اور وہ یہودی بہت قریب ہیں۔ یہ وہ زہر ہے جس نے ہمیں اتنا اندھا کر دیا ہے کہ ہم یہود کے برپا کیئے ہوئے مظالم دیکھ ہی نہیں سکتے۔

میں جارج بش سینئر اور جارج بش جونیئر اور ان کی حکومتوں سے پوچھتا ہوں۔ کیا کوئی سچی جمہوریت ایسی ہوسکتی

ہے جولوگوں پر محض اس لیے مظالم روا رکھے کہ ان کا تعلق ایک اور مذہب سے ہے یعنی اسلام سے؟

میں ان سے یہ بھی پوچھتا ہوں کیا کوئی دوست اتحادی ایسا بھی ہوسکتا ہے جو ہمارے ملک میں اپنے جاسوس چھوڑے اور اس کے بعد انہیں انعامات، خطابات اور مال و زر سے نوازے۔ کیا اسرائیل کے ان گنت جاسوس آج بھی ہمارے ملک میں برسر کار نہیں ہیں؟

صاحبو! یہ تھی منسٹر ریورینڈ ''جورائٹ'' کی مختصر تقریر۔ اس دعائیہ تقریر کے دوران اکثر یہودی کانگرس مین اور سینیٹرز واک آؤٹ کر گئے چند دنوں میں منسٹر پادری صاحب کے دفتر کو پانچ ہزار فون کالیں موصول ہوئیں۔ ان پانچ ہزار کالوں میں جو ان کے دفتر کے ریکارڈ پر موجود ہیں (۴۹۵۳) چار ہزار نو سو ترپن کالیں گرم جوش حمایت پر مشتمل تھیں اور صرف ۴۷ کالیں ایسی تھیں جن میں جناب رائٹ سے اختلاف کیا گیا۔ اس دعائیہ تقریر کی کاپیاں حاصل کرنے کے لیے دنیا کے ہر ملک سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔

اب چلتے چلتے جناب جورائٹ کی تقریر کا آخری جملہ بھی سن لیجئے۔

''اے ہمارے آقا! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں، التجا کرتے ہیں کہ میرے دل سے نکلی ہوئی یہ آہ، یہ پکار ہماری قوم کے ہر فرد تک پہنچے۔ ہماری آنکھیں کھلیں اور ہم ایک بار پھر کہہ سکیں کہ امریکہ ہے ایک قوم خدا کے تحت۔''

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 27 مارچ 2003ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: رات قیام کرنے والے حضرات بستر ہمراہ لائیں۔

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس، تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501